فون نمبر ۹۴ - تار کا پتہ - ڈیلی الفضل ربوہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

REGD. No. L. 5254

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ

عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "
بیرون پاکستان
سالانہ ۴۵ "

روزنامہ

یوم چہارشنبہ - خطبہ نمبر ۲۴

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

# الفضل

ربوہ

۲۴ جمادی الاول سنہ ۱۳۸۲ھ

جلد ۵۱/۱۶ | ۲۴ اخاء ۱۳۴۱ ہش - ۲۴ اکتوبر ۱۹۶۲ء | نمبر ۲۴۶

## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۲۳ اکتوبر بوقت ۸½ بجے صبح

کل صبح حضور کو اسہال کی تکلیف ہو گئی تھی مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلد ہی افاقہ ہو گیا۔ اس کے بعد طبیعت اچھی رہی۔ فزیو تھیراپی کا علاج جاری ہے۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

## ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

# اپنی ہمت اور سرگرمی میں سست نہ ہو خدا سے ڈرو اور سچی تبدیلی پیدا کرو

## اِس راہ میں سُست ہونا شیطان کو نقب لگا کر متاعِ ایمان کو لے جانے کا موقعہ دینا ہے

"پس تم اپنی ہمت اور سرگرمی میں سُست نہ ہو۔ بہت سے مُسلمان کہلا کر دوسرے امور میں منہمک ہو جاتے ہیں مگر تم خدا سے ڈرو اور سچی تبدیلی اور تقوے طہارت پیدا کرو۔ اس راہ میں سست ہونا شیطان کو نقب لگا کر ایمان کا مال لے جانے کا موقعہ دینا ہے۔

اِس وقت وہی خدا جو آدم پر ظاہر ہوا تھا اور دوسرے نبیوں پر ظاہر ہوتا رہا ہے وہی مجھ پر ظاہر ہوا ہے۔ اِس وقت خدا نے موقعہ دیا ہے کہ تم اپنے معلومات کو بڑھا سکو۔ اس لئے جو بات سمجھ میں نہ آئے اس کو فوراً پوچھ لینا چاہیئے۔ جو سمجھنے سے پہلے کہتا ہے کہ سمجھ لیا۔ اس کے دل پر ایک چھالا سا پڑ جاتا ہے آخر وہ ناسور ہو کر بہہ نکلتا ہے۔ میں تھکتا نہیں ہوں خواہ کوئی ایک سال تک پوچھتا رہے۔ پس اس موقعہ کی قدر کرو۔ میری باتوں کو سنو اور سمجھو اور ان پر عمل کرو۔ پھر خادم دین بنو۔ سچائی کو ظاہر کرو۔ خدا سے محبت کرنا اور مخلوق سے ہمدردی کرنا، یہ دونوں باتیں دین کی ہیں۔ ان پر عمل کرو۔"

(الحکم ۱۷ جولائی سنہ ۱۹۰۲ء)

## ایک نہایت ضروری و اہم یاد دہانی

### احباب آئندہ جمعرات کو روزہ رکھیں

بعض احباب کے توجہ دلانے پر اس ماہ کے اوائل میں مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے ایک خطبہ جمعہ میں ہر مہینے کے آخری سوموار اور آخری جمعرات کا روزہ رکھنے اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت یابی اور جماعت کی حفاظت اور ترقی کے لئے خصوصی دعائیں کرنے کی تحریک فرمائی تھی۔ احباب کی یاد دہانی کے طور پر اعلان کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۲۵ اکتوبر کو اس مہینے کی آخری جمعرات ہے احباب کو چاہیئے کہ وہ اس روز روزہ رکھیں۔ اور خصوصیت کے ساتھ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اور جماعت کو ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھتے ہوئے اس کی ترقی کے سامان پیدا کرے۔ آمین اللّٰھم آمین

## ربوہ، احمد نگر اور چنیوٹ کے انصار کے لئے

انصار اللہ کا سالانہ اجتماع انشاء اللہ العزیز ۲۶، ۲۷، ۲۸ اکتوبر کو دفتر انصار اللہ مرکزیہ کے احاطہ میں منعقد ہوگا۔ اس اجتماع میں ربوہ احمد نگر اور چنیوٹ کے انصار کی حاضری لازمی ہوگی۔ اور انصار میں سے کسی کو یہ اجازت نہ ہوگی کہ وہ رخصت لئے بغیر اجتماع سے غیر حاضر رہے۔ اور اگر کوئی صاحب واقعی اجتماع میں شامل ہونے سے معذور ہوں تو وہ اپنے زعیم صاحب کی معرفت صدر مجلس انصار اللہ سے رخصت حاصل کریں۔ زعماء کرام ازراہ کرم خاص طور پر اس کی پابندی کرائیں جزاکم اللہ

(صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

## ہمشیرہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کی لنڈن میں علالت

— حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی —

عزیز بشیر رفیق صاحب مبلغ لنڈن سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ ہمشیرہ عزیزہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اچانک لنڈن میں بیمار ہو گئی ہیں۔ ڈاکٹر صاحبان علاج کر رہے ہیں۔ احباب کرام عزیزہ ہمشیرہ کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں وہ لنڈن میں واپسی سفر کے لئے تیار بیٹھی تھیں کہ اچانک یہ تکلیف پیش آگئی۔

خاکسار۔ مرزا بشیر احمد ربوہ ۲۲/۱۰/۶۲

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی - اے - ایل ایل - بی

# سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک اہم خطاب

## ملک میں اسلامی آئین نافذ کرنے کیلئے ضروری ہے کہ ہر مسلمان پہلے اپنے نفس پر اسلامی احکام کو جاری کرنیکی کوشش کرے

## اپنے آپکو سچّا اور حقیقی مسلمان بنائے بغیر کبھی ہمیں اللہ تعالےٰ کی تائید و نصرت حاصل نہیں ہوسکتی

۱۴ر جون ۱۹۴۸ء ساڑھے پانچ بجے شام جماعت احمدیہ کوئٹہ کی طرف سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اعزاز میں ایک دعوتِ عصرانہ دی گئی تھی جس میں حضور نے مندرجہ ذیل تقریر فرمائی۔ یہ تقریر ابھی تک شائع نہیں ہوسکی تھی اب صیغہ زودنویسی اسے اپنی ذمہ داری پر احباب کی خدمت میں پیش کر رہا ہے۔

حضور نے فرمایا:-

بعض احباب نے یہ خواہش ظاہر فرمائی ہے کہ میں اس موقع پر کچھ باتیں بیان کروں گو انہوں نے بتایا نہیں کہ کیا باتیں ہوں۔ انہوں نے مجھ پر چھوڑ دیا ہے کہ جو باتیں میرے نزدیک مسلمانوں کے لئے مفید ہوں میں انہیں بیان کردوں۔ میں سمجھتا ہوں۔

### سب سے پہلی چیز

جو مسلمانوں کے لئے یہاں بھی اور دنیا کے ہر گوشہ اور ہر ملک میں نہایت ضروری ہے اور جس کے بغیر ہماری ساری کوششیں اور دعوے اور ادعا باطل ہو جاتے ہیں وہ یہ ہے کہ ہمارا مذہب اس حقیقت کو پیش کرتا ہے کہ وہ ایک زندہ مذہب ہے جو قیامت تک قائم رہیگا دنیا کے باقی مذاہب بھی بے شک اپنے سچے ہونے کے مدعی ہیں لیکن اسلام اور قرآن ایک ایسے مذہب کو پیش کرتا ہے جس کی تائید میں ہمیشہ خدا تعالیٰ اپنے نشانات اور قدرتوں کا اظہار کیا کرتا ہے پس ایک زندہ مذہب کا پیرو ہونے کے لحاظ سے ہمارے اپنے اندر بھی زندگی ہونی چاہیئے۔ آخر خدا تعالیٰ اپنی قدرتیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ اور پھر آپؐ کے تابعین کے ذریعہ سے دنیا کو دکھاتا رہا ہے یا نہیں۔ وہ ہمیشہ اپنی تائیدات ایسے رنگ میں دکھاتا رہا ہے کہ لوگوں کو حیرت ہوتی تھی کہ کیا کوئی ایسا سلسلہ بھی اس دنیا میں موجود ہے جس کی تائید کے سامان صرف مادی اسباب سے وابستہ نہیں بلکہ مادیات سے بالا ایک اور ہستی ان کی تائید کے لئے غیر معمولی سامان پیدا کر دیا کرتی ہے وہی سلسلہ اِس زمانہ میں بھی جاری ہے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ واضح الفاظ میں فرماتا ہے کہ

### ہمارا حزب ہمیشہ غالب رہے گا

حزب الٰہی کے غلبہ کے اگر یہی معنی ہوں کہ ان کے پاس توپیں زیادہ ہوں گی تو وہ جیت جائیں گے یا آدمی زیادہ ہوں گے تو وہ جیت جائیں گے تو یہ کوئی عجیب بات نہیں رہتی۔ ساری دنیا میں ایسا ہی ہوتا ہے کہ جس کے پاس سامان زیادہ ہوتے ہیں وہ جیت جاتا ہے ایسی صورت میں حزب الٰہی میں شامل ہونے والوں کے لئے کوئی مابہ الامتیاز قائم نہیں رہتا۔ حقیقت یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ ہمارا حزب ہمیشہ غالب رہے گا تو اس کے معنے یہ ہیں کہ خواہ ان کے پاس ظاہری سامان کم ہوں گے تب بھی وہ ہماری تائید سے جیت جائیں گے اور جب سامان کی کمی یا ذرائع کامیابی کے فقدان کے باوجود

### اللہ تعالےٰ کا یہ وعدہ ہے

کہ اس کا حزب دشمن پر غالب آئے گا تو یہ لازمی بات ہے کہ اِس غلبہ کی ایسی ہی صورت ہوگی جیسے رسول کریمؐ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بدر اور احد کی جنگ میں اللہ تعالےٰ نے اپنے ملائکہ مسلمانوں کی تائید کے لئے نازل کیئے۔ کفار کے دلوں میں رعب ڈال دیا اور مسلمانوں کے ہاتھ ایسے مضبوط کر دیئے کہ وہ زبردست طاقت اور زیادہ تعداد رکھنے والے دشمن پر غالب آگئے لیکن خدا تعالیٰ کے نشانات کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم بھی اس قابل ہوں کہ خدا تعالیٰ ہماری تائید میں اپنے نشانات ظاہر کرے پس سب سے پہلی چیز جس کے متعلق میں سمجھتا ہوں کہ وہ ہر مسلمان کے اندر پائی جانی چاہیئے یہ ہے کہ اگر ہم سچے مسلمان ہیں تو ہمیں اپنی نگاہ آج سے تیرہ سو سال پیچھے لے جانی چاہیئے۔ اگر ہم اپنے گرد و پیش کو دیکھ کر اور یہ اندازہ لگا کر کہ دنیا کی باقی قومیں کس طرح ترقی کر رہی ہیں خود بھی انہی کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کریں اور اس امر کو نظر انداز کر دیں کہ

### اللہ تعالےٰ کے احکام کیا ہیں

یا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کیا ہدایات دی ہیں تو یقیناً ہمیں اپنے مقصد میں کامیابی حاصل نہیں ہوسکتی کیونکہ خدا تعالیٰ نے مسلمانوں سے وہ وعدے کئے ہیں جو دوسری قوموں سے اس نے نہیں کئے اور جب مسلمانوں سے اللہ تعالیٰ کے ایسے وعدے ہیں جو دوسری قوموں سے نہیں تو لازماً ہمیں ایسے حالات پیدا کرنے پڑیں گے جن میں دوسری قومیں ہم سے مشترک نہ رہیں اور اس کی یہی صورت ہے کہ ہمارے آقا اور سردار حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جو تعلیم لائے تھے اس پر ہم عمل کرنے کی کوشش کریں جس رنگ میں وہ ہمیں رنگین کرنا چاہتے تھے اس رنگ میں ہم رنگین ہو جائیں اور جو باتیں اسلام کے خلاف ہیں ان سے بچنے کی کوشش کریں

اگر ہم ایسا نہیں کرتے اور اگر ہم محض دنیوی تدابیر سے کام لے کر یا اپنے آپکو زیادہ سے زیادہ محنتی۔ زیادہ سے زیادہ ہنرمند اور زیادہ سے زیادہ ہوشیار بنا کر اپنے آپ کو

### مغرب کا اچھا شاگرد

بنانے کی کوشش کرتے ہیں تو ہمیں یاد رکھنا چاہیئے کہ قرآن کریم کا یہ وعدہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ مغرب کے اچھے شاگردوں کی مدد کرے گا۔ قرآن کریم تو یہ کہتا ہے کہ ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ اگر تم چاہتے ہو کہ خدا تعالیٰ تم سے محبت کرے تو تم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کرو جب چلو گے تو یحببکم اللہ خدا بھی تم سے محبت کرنے لگے گا۔ پس الٰہی تائید اور نصرت اسی صورت میں آسکتی ہے جب مسلمان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کریں۔ کئی سالوں کی بات ہے

### میں ڈلہوزی میں تھا

کہ وہاں ایک مسلمان رئیس نے ایک پارٹی دی یہ پارٹی ایک جرنیل کے اعزاز میں دی گئی تھی جن کا نام پرسی کاک تھا۔ اس مسلمان رئیس نے مجھے بھی شمولیت کی دعوت دی اور اصرار کیا کہ میں اس میں ضرور شامل ہوں۔ میں نے کہا ایسی پارٹیوں میں شامل ہونا میرے لئے مشکل ہوتا ہے کیونکہ پارٹیوں میں عورتیں بھی آتی ہیں اور وہ بعض دفعہ مصافحہ کرنیکی کوشش کرتی ہیں اور اسلام نے چونکہ عورتوں سے مصافحہ کرنا ناجائز قرار دیا ہے اس لئے جب مصافحہ سے انکار کیا جاتا ہے تو وہ بُرا مناتی ہیں اور سمجھتی ہیں کہ ان کی ہتک کی گئی ہے ایسی صورت میں یہی بہتر ہوتا ہے کہ انسان پارٹی میں شامل ہی نہ ہو تاکہ وہ دوسرے کے لئے ٹھوکر کا موجب نہ بنے مگر انہوں نے زیادہ اصرار کیا۔ آخر میں نے کہا میں اس شرط پر آؤنگا کہ مجھے وہاں ایک کونے میں بٹھا دیا جائے اتفاق کی بات ہے پرسی کاک نے میرا ذکر سنا ہوا تھا جب انہیں معلوم ہوا کہ میں بھی اس پارٹی میں آیا ہوا ہوں تو وہ اپنی بیوی سمیت اس کونہ میں ہی آپہنچے جہاں میں بیٹھا ہوا تھا اور انہوں نے آگے بڑھ کر مجھ سے مصافحہ کیا اس کے بعد ان کی بیوی نے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا مگر میں نے اپنا ہاتھ پیچھے کر لیا میرا ہاتھ پیچھے ہٹانا تھا کہ اس کا رنگ فق ہوگیا اور اس نے سمجھا کہ ساری مجلس میں مجھے ذلیل کر دیا گیا ہے۔ پرسی کاک کو بھی

## اپنی ہتک محسوس ہوئی

اور اس نے کہا میرا خیال تھا کہ آپ کی جماعت بڑی ایڈوانسڈ ہے۔ Advanced ہے۔ میں نے کہا یہ آپ کی غلطی ہے۔ ہماری جماعت تو تیرہ سو سال پیچھے جانے کی کوشش کرتی ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ ہم اس مقصد میں کتنا کامیاب ہوتے ہیں۔ مگر بہرحال ہم آگے نہیں جاتے بلکہ ہماری کوشش یہی ہوتی ہے کہ ہم آج سے تیرہ سو سال پیچھے کی طرف جائیں۔ وہ آدمی شریف تھا میری بات کو سمجھ تو گیا۔ مگر میں نے دیکھا کہ اس کی بیوی نے اس میں ایسی ذلت محسوس کی۔ کہ یوں معلوم ہوتا تھا وہ بے ہوش ہو جائے گی۔ آخر میں نے اس کی دلجوئی کے لئے اپنی بیوی سے اسے چٹھی لکھوائی۔ اور اسے دعوت پر بلایا۔ اس کے خاوند کو بھی بلوایا گیا۔ اور ان سے باتیں ہوتی رہیں۔ اور آخر وہ دونوں خوش ہو گئے۔ مگر بہرحال اس کا طبائع پر اثر ضرور پڑتا ہے۔

## اس میں کوئی شبہ نہیں

کہ اس کے نتیجہ میں لوگ ہمیں برا سمجھتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ یہ کیسے بدتہذیب لوگ ہیں۔ عورتوں کی بے عزتی کرتے ہیں۔ حالانکہ سوال عورتوں کی بے عزتی کا نہیں بلکہ سوال اسلام پر عمل کرنے کا ہے ہم اپنی طرف سے پوری کوشش کرتے ہیں کہ ان کی ہتک نہ ہو۔ ہم ان کے احترام کا خیال رکھتے ہیں۔ ہم ان کی جائز رنگ میں عزت کرتے ہیں۔ مگر ہم یہ برداشت نہیں کر سکتے کہ اسلام کے کسی حکم کی بے قدری ہو۔ سر جارج کننگھم کے ہمارے خاندانی دوست ہیں۔ ان کے دادا ہمارے دادا کے ساتھ تعلقات تھے۔ شملہ میں وہ کئی دفعہ مجھے ملے۔ ایک دفعہ شملہ میں افغانستان کے سفیر نے ایک دعوت کی اور اس میں مجھے بھی بلایا۔ نواب صاحب بھوپال اور میں اکٹھے ایک طرف بیٹھے تھے۔

## اتفاق کی بات ہے

سر جارج کننگھم دوسری طرف تھے۔ اور سر ہیری ہیگ ایک طرف بیٹھے تھے۔ جس طرف میں تھا۔ جب دعوت ختم ہوئی تو میں جلدی سے باہر نکلا۔ کیونکہ میں جانتا تھا کہ انگریز افسروں کی بیویاں انکے ساتھ ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ وہ مجھ سے مصافحہ کرنے کی کوشش کریں۔ میرے سیکرٹری جو میرے ساتھ تھے۔ ان سے یہ غلطی ہوئی کہ انہوں نے آگے بڑھ کر کننگھم صاحب کے پاس میرا ذکر کر دیا۔ اور کہا کہ وہ بھی اس دعوت میں شریک تھے اور اب جا رہے ہیں۔ کننگھم صاحب اپنی بیوی کو ساتھ لئے میرے پاس آ گئے۔ مصیبت یہ تھی کہ سارے گورنمنٹ آفیسرز ان کے ساتھ تھے۔ انہوں نے خود تو مصافحہ کر لیا۔ مگر جب ان کی بیوی نے مصافحہ کرنے کے لئے ہاتھ بڑھایا۔ تو میں نے معذرت کر دی اور کہا کہ میں مصافحہ نہیں کر سکتا۔ کیونکہ میرے مذہب نے عورت کے ساتھ مصافحہ کرنا جائز قرار نہیں دیا۔ وہ آدمی بہت شریف تھے معذرت کرنے لگے کہ غلطی ہو گئی ہے۔ دوسرے دن انہوں نے خاص طور پر ایک آدمی میری طرف بھجوایا اور کہا کہ آج ساری رات میں نہیں سویا کیونکہ میری بیوی مجھے بار بار کہتی تھی کہ

## میری سخت ہتک کی گئی ہے

گورنمنٹ آف انڈیا کے تمام بڑے بڑے افسر موجود تھے۔ اور ان کے سامنے مجھے ذلیل کیا گیا ہے۔ دوسری طرف مجھے بار بار خیال آتا تھا کہ آپ کیا کہیں گے کہ ہم سے یہ اتنے پرانے تعلقات رکھتا ہے۔ مگر ابھی تک اسے ہمارا یہ مسئلہ بھی معلوم نہیں کہ ہم عورتوں سے مصافحہ کرنا جائز نہیں سمجھتے۔ غرض انہی خیالات میں ساری رات گزر گئی۔ کہ ادھر میری بیوی اپنی ہتک محسوس کر رہی ہے۔ اور ادھر آپ برا منا رہے ہوں گے۔ پس اس میں کوئی شبہ نہیں کہ

## اسلام کی بعض تعلیمیں

ایسی ہیں جو موجودہ زمانہ کے لوگوں کو پسند نہیں لیکن سوال یہ ہے کہ اگر کسی سچے مومن کے سامنے یہ دونوں پہلو رکھ دیئے جائیں تو وہ ان میں سے کس کو ترجیح دے گا۔ ایک طرف لوگوں کے خوش یا ناخوش ہونے کا سوال ہے۔ اور ایک طرف محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خوش یا ناخوش ہونے کا سوال ہے۔ لازماً اگر ہم سچے مسلمان ہیں۔ تو خواہ لوگ ہم سے ناراض ہوں۔ خواہ وہ ہمیں

اپنے نقطۂ نگاہ سے بدتہذیب قرار دیں۔ ہمارا فرض ہو گا کہ ہم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم پر عمل کریں۔ اور اس امر کی پرواہ نہ کریں کہ لوگ ہمیں کیا کہتے ہیں۔ اور

## میرا تجربہ یہ ہے

کہ اگر لوگوں کو بتا دیا جائے کہ یہ اسلام کا ایک حکم ہے جس پر ہم عمل کرنے کے لئے مجبور ہیں۔ تو سوائے ان کے جن کے دلوں میں تعصب بھرا ہوا ہوتا ہے۔ عموماً بڑے طبقہ کے لوگ برا نہیں مناتے بلکہ وہ اسے پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

انگلستان کے سفر میں بھی میں نے دیکھا ہے کہ جب بڑے طبقہ کے لوگوں کو اس بات کا علم ہو جاتا تھا کہ ہم عورتوں کی ہتک کے خیال سے نہیں بلکہ اسلامی حکم پر عمل کرنے کے لئے ان سے مصافحہ نہیں کرتے۔ وہ قطعاً برا نہیں مناتے تھے بلکہ ہمارے اس فعل کی تعریف کرتے تھے۔ گو ایسا بھی تھا کہ بعض لوگ پھر بھی برا مناتے تھے۔ سر ٹامس آرنلڈ جو علی گڑھ میں فلاسفی کے پروفیسر رہے ہیں۔ اور جو نیم مسلمان تھے۔ انہوں نے اتنی مخالفت کی جس کی حد ہی نہیں وہ لڑکوں کو کہیں کہ یہ بالکل جھوٹ ہے کہ اسلام نے عورتوں سے مصافحہ کرنا ناجائز قرار دیا ہے۔ میں جب کسی مجلس میں جاتا اور وہ اس میں موجود ہوتے تو اٹھ کر چلے جاتے۔ اور کہتے کہ یہ عورتوں کی ہتک کرتے ہیں۔ ایک دفعہ

## کچھ طالب علم آئے

اور انہوں نے کہا اس بات کا ثبوت کیا ہے کہ اسلام میں عورتوں سے مصافحہ کرنا ناجائز ہے۔ میں نے کہا کتابیں تو ہم اپنے ساتھ نہیں لائے۔ مگر یہاں لائبریری موجود ہے اور اس میں ایسے حوالے دیکھے جا سکتے ہیں۔ چنانچہ میں نے بخاری منگوائی اور اس میں سے حوالہ نکال کر بتایا کہ یہ حدیث موجود ہے۔ جس میں وضاحتاً ذکر آتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی عورت سے مصافحہ نہیں کیا۔ مگر اس کے باوجود ان کی مخالفت قائم رہی۔ حالانکہ اس وقت میرے ساتھ جو سیکرٹری تھے۔ اور جو مولانا محمد علی اور مولانا شوکت علی کے بڑے بھائی تھے ان کے ساتھ ان کے گہرے تعلقات تھے ان کی بیوی نے انہیں بیٹوں کی طرح پالا ہوا تھا۔ اور جونکہ وہ انہیں بچوں کی

طرح سمجھتی تھی۔ اس لئے جب یہ گئے تو وہ ان کے ساتھ چمٹ گئی۔ اور کہنے لگی کہ تم تو میرے بچے ہو مگر باوجود اس کے کہ ایسے سیکرٹری میرے ساتھ تھے جن کے ان کے ساتھ بہت گہرے تعلقات تھے۔ پھر بھی جب میں کسی مجلس میں جاتا تو وہ اٹھ کر بھاگ جاتے۔

غرض ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم اسلامی تعلیم اور اسلامی قانون اپنے نفس پر جاری کرنے کی کوشش کریں۔ اس کے بغیر ہمیں کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی آج کل عام طور پر لوگوں میں یہ چرچا پایا جاتا ہے۔ کہ

## پاکستان میں اسلامی آئین

نافذ ہونا چاہیئے۔ مگر میری سمجھ میں یہ بات کبھی نہیں آئی۔ کہ اسلامی آئین کے نفاذ سے ان کی کیا مراد ہے اصل سوال جو ہر فرد کے لئے قابل غور ہے وہ یہ ہے کہ اسلامی آئین میرے لئے ہے یا نہیں۔ جب اسلامی آئین ہر مسلمان کے لئے ہے۔ تو مسلمان افراد اسلامی آئین پر خود عمل کیوں نہیں کرتے۔ کیا پاکستان میں کوئی ایسا قانون ہے کہ نماز نہ پڑھو۔ یا پاکستان میں

## کوئی ایسا قانون ہے

کہ شریعت اسلامیہ کے اور احکام پر عمل نہ کرو۔ جب نہیں تو مسلمان اگر سچے دل سے اسلامی آئین کے نفاذ کے خواہشمند ہیں۔ تو وہ نمازیں کیوں نہیں پڑھتے۔ وہ اسلامی احکام پر عمل کیوں نہیں کرتے۔ یہ کیا حماقت ہے کہ پاکستان نے ایسے قانون نہیں بنائے جن کی وجہ سے ہر شخص کو نماز پڑھنے پر مجبور کیا جا سکے۔ مگر

## سوال یہ ہے

کہ اگر پاکستان نے کوئی ایسا قانون نہیں بنایا۔ تو کیا پاکستان کا کوئی قانون شراب پینے پر مجبور کرتا ہے۔ یا ناچنے گانے پر مجبور کرتا ہے۔ یا کوئی قانون یہ کہتا ہے کہ تم نماز نہ پڑھو۔ اگر تم مسجد میں گئے تو تمہیں چھ ماہ قید کی سزا دی جائے گی۔ جب پاکستان میں اس قسم کا بھی کوئی قانون نہیں۔ تو اگر ہم

## واقعہ میں سچے مسلمان

ہیں تو ہم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بنائے ہوئے قانونوں پر کیوں عمل نہیں کرتے

اور کیوں اس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ پاکستان ان امور کے متعلق کوئی قانون نافذ کرے۔ کیا پاکستان کا قانون محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قانون سے زیادہ مؤثر ہوگا یا پاکستان کا قانون محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قانون سے زیادہ اہمیت رکھنے والا ہوگا۔

## ایک روحانی قانون ہمارے پاس موجود ہے

اور اس قانون پر عمل ہمارے اپنے اختیار میں ہے۔ اگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قانون پر عمل کرتے ہوئے آج سارے مسلمان نمازیں پڑھنے لگ جائیں گے ساری ویران مساجد آباد ہو جائیں تو کونسی گورنمنٹ انہیں اس سے روک سکتی ہے یقیناً اگر وہ ایسا کریں تو اسلامی آئین خود بخود نافذ ہو جائے گا۔ اور اس کے لئے کسی اور قانون کی ضرورت ہی نہیں رہے گی۔ میں مانتا ہوں کہ بعض چیزیں ایسی بھی ہیں جو حکومت کے اختیار میں ہیں۔ ہمارے اختیار میں نہیں اور ان کے متعلق پاکستان کی آئین ساز اسمبلی ہی کوئی قدم اٹھا سکتی ہے عوام کوئی اقدام نہیں کر سکتے لیکن سوال یہ ہے کہ اس کی طرف سے کوئی قدم کیوں نہیں اٹھایا جاتا اس بارہ میں جہاں تک میں نے غور کیا ہے۔

## میری رائے یہی ہے

کہ وزراء اور ذمہ وار لیڈر یہ سمجھتے ہیں کہ اس قسم کا مطالبہ کرنے والے خود سنجیدہ نہیں اگر سنجیدہ ہوتے تو اپنے گھروں میں اسلامی آئین کے اِن حصوں پر کیوں عمل نہ کرتے جو افراد کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں جب وہ خود عمل نہیں کرتے تو معلوم ہوا کہ ان کا یہ مطالبہ کہ حکومت ملک میں اسلامی آئین کو کیوں جاری نہیں کرتی اپنے اندر کوئی حقیقی طاقت نہیں رکھتا۔ اگر وزراء اور لیڈر یہ سمجھ لیں کہ پاکستان کا ہر مسلمان سچا مسلمان ہے اور وہ اسلام کے خلاف کسی کی کوئی بات ماننے کے لئے تیار نہیں ہو سکتا خواہ وہ اس کا افسر ہو یا ماتحت باپ ہو یا بیٹا تو پاکستان کا آئین فوراً اسلامی سانچے میں ڈھل جائے اور سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے وہ اپنے آپ کو اسلامی رنگ میں رنگین کر لیں۔ آخر حکومت کسی چیز کے زور پر چلتی ہے۔ حکومت فوج کی طاقت پر چلتی ہے اگر

## ہر فوجی سچا مسلمان ہو

اگر ہر فوجی اسلام کے لئے اپنے دل میں سچی غیرت رکھتا ہو۔ اگر حکومت کو یقین ہو کہ اسلام کے خلاف کوئی بات کہی گئی تو ساری فوج میں بغاوت ہو جائے گی تو کونسی حکومت ہے جو اسلامی آئین کا نفاذ نہ کرے۔ اسی طرح حکومت اگر چلتی ہے تو پولیس کی طاقت پر۔ اگر پولیس کا ہر فرد سچا مسلمان ہو۔ اگر پولیس کا ہر فرد اپنے دل میں اسلام کیلئے سچی غیرت رکھتا ہو اور اگر حکومت کو یقین ہو کہ اسلام کے خلاف کوئی بات بھی پولیس برداشت نہیں کر سکتی۔ اگر کوئی ایسی بات کی گئی تو ساری پولیس میں بغاوت ہو جائے گی تو کونسی حکومت یہ طاقت رکھتی ہے کہ وہ اسلامی آئین کو نافذ نہ کرے۔ اسی طرح جس قدر محکمے ہیں سول کے محکمے لو یا ملٹری کے اگر ان تمام محکموں میں کام کرنے والے سچے مسلمان ہوں تو ممکن ہی نہیں کہ ان کے متفقہ مطالبہ کے سامنے کوئی حکومت ٹھہر سکے کیونکہ وہ جانتی ہوگی کہ ان کے مقابلہ کی اس میں طاقت نہیں۔ فرض کرو پاکستان ایک فرد ہوتا اور ایک وزیر ہوتا گویا صرف دو وجود ہوتے تو کیا پاکستان کا وزیر اپنے اکلوتے بیٹے کو مارنے کی جرأت کر سکتا تھا۔ ایک بیٹے سے جو محبت ہوتی ہے اس سے

## ہزاروں گنا زیادہ محبت

انسان کو اپنے مذہب سے ہوتی ہے اور جب اسے معلوم ہو کہ اس کا ایک ہی بیٹا اس سے وہ چیز مانگ رہا ہے جس سے زیادہ قیمتی چیز دنیا میں اور کوئی نہیں تو کونسا انسان ہے جو یہ خیال بھی اپنے دل میں لا سکے کہ وہ اپنے اکلوتے بیٹے کو وہ چیز نہیں دے گا۔ یا اسی رنگ کی

## ایک اور مثال لے لو

فرعون جس نے موسیٰؑ کے وقت میں بنی اسرائیل کے ہزاروں بچوں کو ذبح کر ڈالا تھا اس نے یہ فعل کس لئے کیا اسی لئے کہ فرعون جانتا تھا کہ اسکی حکومت کے ذمہ وار افراد اس فعل کو ناپسند نہیں کرتے۔ اگر یہی فیصلہ آج دنیا کی کوئی حکومت کرے اور وہ فیصلہ کر دے کہ سب بچوں کو مار دیا جائے تو کیا وہ حکومت ایک دن بھی قائم رہ سکتی ہے جس دن وہ اپنی اس سکیم کا اعلان کرے گی اسی دن لوگوں کی بغاوت اسے توڑ کر رکھ دیگی کیونکہ وہاں یہ سوال ہی نہیں ہوگا کہ پچاس فیصدی لوگ حکومت کے خلاف ہیں یا اسی فیصدی بلکہ ساری کی ساری پبلک اسکے خلاف ہو گی اور وہ پبلک کے زور کے مقابلہ میں ایک دن کے لئے بھی نہیں ٹھہر سکیگی۔ اسی طرح اگر پبلک سچے طور پر مسلمان ہو تو اس کے

## فطرتی جذبات کا بہاؤ

اور ان کا متفقہ مطالبہ خود اپنے اندر اتنی طاقت رکھتا ہوگا کہ حکومت ان کے سامنے اپنے ہتھیار پھینکنے کے لئے تیار ہو جائے گی۔

آخر انسان جانور سے تو زیادہ عقل رکھتا ہے۔ جانوروں میں ہم دیکھتے ہیں کہ جب کتے آپس میں لڑنے لگتے ہیں تو پہلے وہ ایک دوسرے کے سامنے آتے اور تھوڑی دیر تک غوں غوں کرتے رہتے ہیں پھر ان میں سے ایک کتا اپنی دم نیچی کر کے چلا جاتا ہے کیونکہ وہ محسوس کر لیتا ہے کہ دوسرا کتا مجھ سے زیادہ طاقتور ہے۔ اگر کتوں میں یہ حس پائی جاتی ہے کہ وہ زیادہ طاقتور کتے کے سامنے اپنی دم جھکا دیتا ہے تو یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ ایک حکومت سنجیدگی سے یہ سمجھ کر تمام لوگ متفقہ طور پر اس سے ایک مطالبہ منوانے پر تلے ہوئے ہیں اور پھر بھی وہ ان کا مطالبہ تسلیم کرنے سے انکار کر دے ایسی صورت میں حکومت ایک دن تو کیا ایک منٹ کے لئے بھی نہیں چل سکتی۔ افسر چپڑاسی کو حکم دیتا ہے کہ فلاں کام کرو اس پر وہ فوراً شور مچا دیتا ہے کہ میں اس حکم کو تسلیم نہیں کر سکتا۔ کیونکہ تم اسلام پر عمل نہیں کرتے مرد اپنی بیوی کے پاس جاتا ہے تو وہ اس سے گفتگو کرنے سے انکار کر دیتی ہے اور کہتی ہے میں تم سے نہیں بول سکتی کیونکہ تم سچے مسلمان نہیں اگر ہر گھر اور ہر محلہ میں اس طرح ہونے لگے تو بتاؤ کسی حکومت کی کیا طاقت رہ جاتی ہے پس

## ہمارا سب سے پہلا فرض یہ ہے

کہ ہم اپنے اندر اسلام پیدا کرنے کی کوشش کریں اگر ہم اپنے اندر اسلام پیدا کرنے کی کوشش نہیں کرتے تو محض آئین اسلام کے نفاذ کا شور مچانا بالکل بے فائدہ ہے مثلاً اگر ہم اپنے دل میں یہ سمجھتے ہیں کہ نماز پڑھنے کا کوئی فائدہ نہیں تو نماز کے متعلق اگر کوئی قانون بھی بن جائے تو ہمیں کیا فائدہ پہنچا سکتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں میں ایک بہت بڑا طبقہ ایسا ہے جو نماز نہیں پڑھتا۔ اس لئے نہیں کہ وہ نماز کا قائل نہیں بلکہ اس لئے کہ وہ سمجھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ غفور و رحیم ہے اگر ہم نماز نہیں پڑھیں گے تو وہ ہمیں بخش دے گا۔ آخر اس نے گنہگاروں کو ہی بخشنا ہے اگر گناہ کرنے والے نہ ہوئے تو وہ بخشیگا کن کو؟ یہ جواب غلط ہے یا صحیح اس کے متعلق بحث نہیں بہرحال یہ ایک جواب ہے جو انہوں نے سوچا ہوا ہے لیکن

## ایک طبقہ ایسا بھی ہے

جو سمجھتا ہے کہ یہ احکام پرانے زمانہ میں محض عربوں کی اصلاح کے لئے دئے گئے تھے۔ عرب لوگ بالکل وحشی تھے اور وہ سخت غلیظ رہتے تھے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دے دیا کہ تم اپنے کپڑوں اور بدن کو صاف رکھا کرو اسی طرح ان میں کوئی تنظیم نہیں تھی وہ بالکل پراگندہ حالت میں تھے اسلام نے ان کو حکم دے دیا کہ وہ پانچ وقت مسجد میں اکٹھے ہو جایا کریں اس طرح گو ظاہر نماز کا حکم دیا گیا مگر دراصل یہ غرض تھی کہ وہ خدا تعالیٰ کے ڈر کے مارے جب مسجد میں آئیں گے اور انہیں قوم اور ملک کے حالات بتائے جائیں گے تو ان میں سیاسی بیداری پیدا ہو جائے گی اور وہ دنیا پر غالب آنے کی کوشش کریں گے۔

## مجھے یاد ہے

میں بچہ تھا کہ میں نے ایک اخبار میں ایکدفعہ اس کے متعلق ایک مضمون پڑھا تھا۔ ایک صاحب جو مسلمانوں کے مبلغ سمجھے جاتے تھے اور جاپان اور امریکہ میں تبلیغ کر کے آئے تھے انہوں نے واپس آنے پر علیگڑھ میں ایک لیکچر دیا جو اخبار میں شائع ہوا اور میں نے بھی پڑھا۔ اس لیکچر میں انہوں نے بیان کیا کہ یہ جو کہا جاتا ہے کہ نماز بڑی ضروری چیز ہے اور پانچ وقت مسجد میں باجماعت ادا ہونی چاہیئے۔ دراصل ایسا کہنے والے حقیقت پر کبھی غور نہیں کرتے وہ یہ نہیں سمجھتے کہ

## اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے

پرانے زمانہ کے لحاظ سے اس کے احکام اور رنگ رکھتے تھے اور اس زمانہ کے لحاظ سے اس کے احکام اور رنگ رکھتے تھے اور اس زمانہ کے لحاظ سے اور رنگ رکھتے ہیں۔ بے شک احکام وہی ہوں گے۔ مگر حالات کے لحاظ سے ان کی ہیئت بدلتی چلی جائے گی۔ عرب لوگ جاہل تھے وہ ننگے رہتے تھے۔ کپڑے اُن کے پاس بہت کم ہوا کرتے تھے اس لئے ان کو سجدہ اور رکوع کا حکم دے دیا گیا مگر اب وہ زمانہ ہے کہ اگر سجدہ کیا جائے یا رکوع کے لئے جھکا جائے تو پتلونوں کی کریزیں بالکل خراب ہو جائیں۔ اس زمانہ میں اگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہوتے تو وہ یقیناً اس حکم میں ترمیم کرتے اور یقیناً وہ یہی کہتے کہ بنچ پر بیٹھے بیٹھے اگر سر جھکا لیا جائے تو اتنا ہی کافی ہے رکوع اور سجدہ کی کوئی ضرورت نہیں۔ اسی طرح روزہ ہے یہ روزہ ان لوگوں کے لئے ہے جو بہت کھا جاتے ہیں۔ عرب لوگ وحشی تھے اور وہ اپنے معدہ کا خیال نہیں رکھتے تھے اس لئے اسلام نے انہیں روزوں کا حکم دے دیا مگر اب

## تہذیب کا دور دورہ ہے

اب لوگ اپنے پیٹ کا خاص طور پر خیال رکھتے ہیں۔ اب اگر صبح شام صرف ناشتہ کر لیا جائے اور کیک بسکٹ کھائے جائیں۔ لیکن دن بھر کچھ نہ کھایا جائے تو روزہ رکھنے سے اتنا ہی

کافی ہے غرض مسلمانوں میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو ان عبادات کے متعلق دل سے یہ کہتے ہیں کہ یہ آؤٹ آف ڈیٹ ہیں موجودہ زمانہ میں ان کی ضرورت نہیں ایسا آدمی جو دل سے اسلامی احکام کی قدر و منزلت کا قائل نہیں اگر اس کے لئے یہ قانون بنا دیا جائے کہ نماز پڑھو تو وہ بے شک لوگوں کے دکھاوے کے لئے نماز تو پڑھ لے گا مگر دل میں یہی کہتا جا رہا ہوگا کہ خدا ان لوگوں کا بیڑا غرق کرے جو اس قسم کا قانون بنانے والے ہیں آپ لوگ الحمد للہ کہہ رہے ہوں گے اور وہ اپنے آپ پر بھی اور اس قسم کا قانون بنانے والے پر بھی لعنتیں ڈال رہا ہوگا۔ پس بے شک ظاہر میں وہ نماز پڑھ لے گا مگر اس کی نماز حقیقتاً نہیں ہوگی کیونکہ اصل نماز دل کی نماز ہے جہاں میں اس شخص کا مخالف ہوں جو کہتا ہے کہ نماز تو دل کی ہی نماز ہے ظاہری حرکات کی کیا ضرورت ہے وہاں میں اس شخص کا بھی مخالف ہوں جو صرف ظاہر میں نماز پڑھ لینا کافی سمجھتا ہے دل کے اخلاص اور دل کے سوز اور دل کی محبت کا وہ قائل نہیں

## حقیقت یہ ہے کہ

نماز ظاہر کی بھی ہے اور دل کی بھی اور ان دونوں چیزوں کا مجموعہ انسان کے لئے برکت کا موجب ہوتا ہے اگر ہم دل میں خدا خدا کرتے ہیں مگر ظاہر میں نماز نہیں پڑھتے تو ہمارا دل سے خدا خدا کہنا محض دھوکہ اور فریب ہوگا۔ کیونکہ محبوب کی بات مانا کرتے ہیں یا اس کی بات کا انکار کیا کرتے ہیں۔؟

## عجیب بات یہ ہے

کہ ایک طرف تو ہم خدا تعالیٰ سے اپنی محبت کا اظہار کرتے ہیں اور دوسری طرف ہم اپنی محبت کا کوئی ثبوت پیش کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے ہم یہ بھی مانتے ہیں کہ اس نے کہا ہے سجدہ کرو مگر ہم سجدہ کرنے کے لئے تیار بھی نہیں ہوتے یا ظاہر میں تو نماز پڑھی جائے مگر دل خدا کی طرف متوجہ نہ ہو تو یہ بھی کوئی نماز نہیں ہوگی بلکہ محض ایک ورزش کہلائیگی جیسے ورزش سے سپاہی کا جسم مضبوط ہوتا ہے اسی طرح نماز سے اس کا جسم تو مضبوط ہوگا مگر اس کے دل میں نور ایمان پیدا نہیں ہوگا چند ماہ کی بات ہے میں لندن گیا تو وہاں کا ایک ہندو مجھ سے ملنے کے لئے آیا وہ دہلی سے بھاگا نہیں تھا کیونکہ اس کے مسلمانوں سے تعلقات تھے میں نے اس سے کہا کہ تمہارے مسلمانوں سے دیر سے تعلقات چلے آرہے ہیں کبھی تم نے ان کے دین پر بھی غور کیا؟ وہ کہنے لگا سب مذاہب اچھی باتیں کہتے ہیں

## ہمارا مذہب بھی اچھا ہے

اور آپ کا مذہب بھی اچھا ہے میں نے کہا اگر سب میں ایک جیسی اچھی باتیں ہیں تو پھر تم مسلمانوں کے ساتھ مل کیوں نہیں جاتے آخر کوئی نہ کوئی فرق ہی ہے جس کی وجہ سے تم ہندو ہو اور ہم مسلمان ہیں اگر ان دونوں مذاہب میں ایک جیسی باتیں پائی جاتی ہیں تو یا تو تم مسلمان بن جاتے یا ہم ہندو بن جاتے بہرحال کوئی نہ کوئی فرق ضرور تسلیم کرنا پڑے گا جس کی وجہ سے ہم کہتے ہیں کہ ہمیں اپنا علیحدہ وجود قائم رکھنا چاہیئے پھر میں نے اس سے کہا کہ کبھی تم نے نماز اور دیگر عبادات کا اپنے مذہب کی عبادات سے مقابلہ کیا اور دیکھا کہ ان میں سے کونسی عبادت زیادہ بہتر ہے اس پر وہ کہنے لگا کہ کعبہ اور دیر تو دونوں دل میں ہیں کسی ظاہری نماز کی کیا ضرورت ہے میں نے اس سے پوچھا کہ فرمائیے آپ شادی شدہ ہیں اس نے کہا ہاں میں نے کہا بچے بھی ہیں اس نے جواب دیا کہ بچے بھی ہیں میں نے کہا تم نے کبھی بیوی بچوں کو پیار بھی کیا ہے اس نے کہا کیوں نہیں کیا میں نے کہا اصل پیار تو دل کا ہوتا ہے پھر آپ ظاہر میں پیار کیوں کرتے ہیں اسی لئے کہ آپ سمجھتے ہیں کہ اس پیار کی کوئی ظاہری علامت بھی ہونی چاہیئے اگر بیوی سے پیار کرنے کے لئے آپ دل کا پیار کافی نہیں سمجھتے بچوں سے پیار کرنے کے لئے صرف دل کا پیار کافی نہیں سمجھتے بلکہ انہیں بوسہ بھی دیتے ہیں تو خدا کے پیار کے معاملہ میں یہ آپ کیوں کہتے ہیں کہ کعبہ اور دیر تو دونوں دل میں ہیں کسی ظاہری عبادت کی ضرورت نہیں حقیقت یہ ہے کہ ظاہر اور باطن دونوں چیزیں ضروری ہیں دونوں مل کر انسان کو کامل بناتی ہیں اگر یہ دونوں چیزیں ملائی نہ جائیں تو کوئی نتیجہ پیدا نہیں ہو سکتا اگر اچھی سے اچھی چیز آپ لوگ ایسے برتن میں لیں گے جو غلیظ ہوگا تو وہ چیز بھی غلیظ ہو جائے گی اور اگر بغیر برتن کے اس چیز کو لیں گے تو وہ حرکت گر جائے گی گویا برتن کی بھی ضرورت ہے اور پھر اس بات کی بھی ضرورت ہے کہ وہ برتن اچھا ہو اسی طرح نماز اور روزہ اور حج اور زکوٰۃ اور دوسری عبادتوں کا حال ہے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ادھر یہ فرمایا ہے کہ قربانی کرو مگر ادھر یہ بھی فرما دیا ہے کہ تم یہ مت سمجھو کہ قربانی کا گوشت اور خون خدا کو پہنچتا ہے خدا کو صرف دل کا اخلاص پہنچتا ہے مگر باوجود اس کے کہ قربانی کا گوشت اور خون خدا تعالیٰ تک نہیں پہنچتا خدا تعالیٰ نے یہ نہیں کہا کہ قربانی نہ کرو بلکہ کہا ہے کہ قربانی تو کرو مگر یہ سمجھتے ہوئے کرو کہ میں خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت اپنے محبوب کی بات پوری کرنے کے لئے اور ان مقاصد کی تکمیل کے لئے جو خدا تعالیٰ نے مقرر فرمائے ہیں قربانی کر رہا ہوں مثلاً وہ غریب آدمی جو فاقے کرتا ہے یا وہ غریب آدمی جو ہمیشہ دال روٹی کھاتا ہے اس ذریعہ سے اسے بھی گوشت مل جاتا ہے گویا دل بھی صاف ہوتا ہے ہمسایوں اور غرباء کے لئے محبت کے جذبات بھی پیدا ہوتے ہیں اور خدا تعالیٰ کا حکم بھی پورا ہو جاتا ہے پس ہمارے لئے سب سے زیادہ ضروری امر یہ ہے کہ ہم اپنے آپ کو سچا مسلمان بنانے کی کوشش کریں اگر ہم ایسا کریں تو حکومت سے تعلق رکھنے والے اسلامی احکام کی طرف بھی ذمہ دار لیڈروں کو فوراً توجہ پیدا ہو جائیگی

اور وہ اس بات پر مجبور ہو جائیں گے کہ اسلامی آئین نافذ کریں گو اس سلسلہ میں بعض اور امور بھی ہیں جو ہمیں اپنے مدنظر رکھنے چاہئیں۔

(باقی آئندہ)

# میری طرف جو بات منسوب کی گئی ہے وہ میرے عقیدہ کے بالکل مخالف اور متضاد ہے

## کسی صاحب نے یہ بات صریح ظلم کے طور پر خود تراش کر میری طرف منسوب کی ہے

**چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی طرف سے بعض اخبارات کی پھیلائی ہوئی غلط فہمیوں کی پر زور تردید**

پچھلے دنوں محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب نے ہمالیہ کلب ٹرینیڈاڈ" میں اسلام اور دنیا کی موجودہ مشکلات کا حل" کے موضوع پر ایک تقریر فرمائی تھی اس تقریر کے متعلق پاکستان کے ایک اردو روزنامہ نے سراسر ایک بے بنیاد خبر شائع کر کے آنمحترم کی طرف ایسی باتیں منسوب کی تھیں جو آپ نے ہرگز نہیں کہی تھیں نظارت اصلاح و ارشاد نے محترم چوہدری صاحب موصوف سے "انجام" پشاور کا تراشہ بھیج کر استفسار کیا تھا کہ اصل حقیقت سے آگاہ فرمائیں آپ نے استفسار کے جواب میں جو مکتوب بھیجا ہے وہ دوبارہ بلفظہٖ ذیل میں درج کیا جاتا ہے جن اخبارات نے اس غلط خبر کی بنیاد پر مضامین لکھے تھے ان کا قانونی اور اخلاقی فرض ہے کہ وہ آپ کے اس جواب کو اپنے کالموں میں شائع کریں نیز حکومت کے متعلقہ محکمہ کو بھی ان اخبارات کو اس کی اشاعت کی طرف متوجہ کرنا چاہیئے تا کہ جھوٹی خبر سے محترم چوہدری صاحب موصوف کے خلاف جو غلط تاثر پیدا کیا گیا ہے اس کا ازالہ ہو سکے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نیویارک ۲۶ ستمبر ۱۹۶۲ء

مکرمی جناب ناظر صاحب اصلاح و ارشاد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ کا والا نامہ مورخہ ۱۷ ستمبر شرف صدور لایا جزاکم اللہ روزنامہ "انجام" پشاور کی ۱۵ ستمبر کی اشاعت میں جو بیان خاکسار کی طرف منسوب کیا گیا ہے وہ بالکل بے بنیاد ہے اس کا مختصر جواب تو یہ ہے کہ اس بیان میں ایک ایسی بات میری طرف منسوب کی گئی ہے جو نہ ہی صرف ناجائز اور ناواجب ہے بلکہ میرے عقیدہ کے بالکل مخالف اور متضاد ہے پھر ایسی بات میرے منہ سے کیسے نکل سکتی تھی کسی صاحب نے یہ بات صریح ظلم کے طور پر خود تراش کر میری طرف منسوب کر دی ہے واللہ علیٰ ما اقول شہید

ہمالیہ کلب میں میری تقریر "اسلام اور دنیا کی موجودہ مشکلات کا حل" کے موضوع پر تھی اور بفضل اللہ بہت مقبول ہوئی۔ سامعین میں کثرت مسلمان اصحاب کی تھی جن میں سے اکثر نے تقریر کے بعد جوش کے ساتھ اپنی خوشنودی کا اظہار کیا خصوصاً چند علماء جو موجود تھے انہوں نے جوش اور اخلاص کے ساتھ مصافحہ کیا اور تقریر کی تعریف کی دوسرے دن ایک بزرگ امام صاحب جو حاجی بھی تھے تین چار رفقاء کے ساتھ ہوٹل میں تشریف لائے اور تقریر کے متعلق اپنی خوشنودی کا اظہار کیا اور تقریر کی تعریف کرتے رہے تین چار دن بعد مکرمی جناب کمال الدین محمد صاحب وزیر حکومت ٹرینیڈاڈ اور مکرمی جناب نور غنی صاحب سیکرٹری انجمن تقویت الاسلام نے خاکسار کی دعوت کی جس میں ٹرینیڈاڈ کے چند چیدہ مسلمان شرفاء بھی موجود تھے اور اس مجلس میں ٹرینیڈاڈ کے مسلمانوں کی دینی اخلاقی اور روحانی بہبودی کے متعلق مشورہ خاکسار کے ساتھ ہوتا رہا دعوت کے بعد میزبان خاندان کی بیگمات خاکسار سے بعض فقہی مسائل کے متعلق دریافت فرماتی رہیں اور اگر بقول "انجام" "خاکسار نے اپنی تقریر میں کوئی ایسی بات کہی تھی جس سے ٹرینیڈاڈ کے مسلمانوں کو شدید اذیت اور مایوسی ہوئی" تو پھر اس تقریر کے بعد مسلمان شرفاء کی طرف سے خاکسار کا اس قدر احترام اور اعزاز کیوں؟ حقیقت یہی ہے کہ خاکسار کی طرف جو بیان منسوب کیا گیا ہے وہ بالکل بے بنیاد ہے اگر خاکسار کے اس بیان سے کسی صاحب کی تسلی نہ ہو تو افوض امری الی اللہ

والسلام

خاکسار ظفر اللہ خان

## درخواست دعا

میرے بڑے بھائی کچھ عرصہ سے بیمار ہیں اور کمزوری بہت ہے جملہ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے (انیس احمد خان گنج مغل پورہ)

نظارت تعلیم کے اعلانات:

## داخلہ اپرنٹسز ٹریننگ سکول

کراچی شپ یارڈ اینڈ انجینئرنگ ورکس لمیٹڈ پوسٹ بکس نمبر ۴۴۱۹ ویسٹ وارف کراچی نمبر ۲
(ب. ز. ج. ہ. ۲) عرصہ ٹریننگ چار سال الاؤنس گزارہ ۔ سال اول تا دوم
دو روپے چار روپے روزانہ آخری تاریخ برائے درخواست ۳۱ دسمبر ۶۲ء فارم ور اپرنٹس سکول سے ۵۰ پیسے
نقد میں یا پوسٹل آرڈر بنام کراچی شپ یارڈ انجینئرنگ ورکس لمیٹڈ بھیج کر ۔ (پ ٹ ۲۲/۶۲)

## جے وی و ایس وی امتحان لاہور ۔ ریجن

باقاعدہ ٹرینڈ شدہ امیدواران جے وی و ایس وی امتحان زیر انتظام ڈائریکٹوریٹ لاہور ریجن میں شمولیت کے لئے فارم داخلہ پیش کرنیکی آخری تاریخ ۱۲/۶۲ ہے فارم دفتر ڈائریکٹر لاہور ریجن سے تحریری درخواست پر امیدواران جو تدریسی تجربہ کی بنا پر شامل امتحان ہونے کے متمنی ہوں انھیں فارم کی ضرورت نہیں وہ پہلے اپنے ضلع کے ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز کی معرفت ڈویژنل انسپکٹر کو درخواست بھجوائیں اور اس کے لئے آخری تاریخ ۱۵/۱۱/۶۲ ہے ۔ (پ ٹ ۲۲/۶۲)

(ناظر تعلیم ربوہ)

## خوشنما رنگین بلاک کی طباعت

### سیپارہ اوّل مترجم عکسی

پہلا سیپارہ مترجم خوب صورت رنگین بلاک کے ذریعہ طبع کرایا گیا ہے ہدیہ صرف ۶ آنے
ایک روپیہ میں تین عدد
قرآن کریم معرّیٰ
بڑا سائز ۔ مجلد
ہدیہ صرف چھ روپے

### نماز مترجم عکسی

نہایت خوشنما رنگین سرورق کے ساتھ ۲۴ صفحات بلاک کی طباعت
کاغذ سفید
ہدیہ صرف چار آنے
قاعدہ یسرنا القرآن مکمل
رنگین عکسی ٹائیٹل کے ساتھ
سفید کاغذ ہدیہ صرف ۱۰ آنے

**مکتبہ یسرنا القرآن ربوہ ۔ ضلع جھنگ**

## الوہیت مسیح پر تازہ ترین تحریری مناظرہ

### پادری عبدالحق صاحب کی شکست

یہ تحریری مناظرہ حال میں پادری عبدالحق صاحب اور مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری کے درمیان ہوا ہے دوسرے پرچے کے بعد پادری صاحب بالکل لاجواب ہو گئے اب یہ مناظرہ ۲۳۴ صفحات میں شائع ہو گیا ہے عیسائیت کے خلاف ایک کامیاب حربہ ہے قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے
بچاس یا پچاس سے زائد نسخے طلب کرنے والوں کو خاص رعایت ۔

ملنے کا پتہ :۔ **ناظم مکتبہ الفرقان ربوہ**

معدہ اور پیٹ کی تمام بیماریوں کیلئے مفید دوا

## تریاقِ معدہ

پیٹ درد ۔ بدہضمی اپھارہ ۔ بھوک نہ لگنا کھٹے ڈکار ۔ ہیضہ ، اسہال ۔ متلی اور قے ۔ ریاح خارج نہ ہونا بار بار اجابت کی حاجت اور قبض کے لئے مفید زود اثر اور کامیاب دوا ہے کھانا ہضم کرتا بھوک بڑھاتا اور جسم میں طاقت ، اور توانائی پیدا کرکے طبیعت کو شگفتہ اور بحال رکھتا ہے ، ایک شیشی ہمیشہ اپنے پاس رکھئے قیمت فی شیشی دو روپیہ چھوٹی شیشی ایک روپیہ

**ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ۔ ربوہ ضلع جھنگ**

## باجلاس جناب چوہدری محمد حسین صاحب ایڈیشنل سول جج ضلع جھنگ مقیم چنیوٹ

درخواست جانشینی ۲ سنہ ۱۹۶۲ء

مسماۃ سراج بی بی بنام مسماۃ امۃ الرحیم وغیرہ
بنام عوام الناس ۔

ہرگاہ مندرجہ عنوان بالا کی درخواست سراج بی بی سائلہ نے بابت حصول سرٹیفکیٹ جانشینی ترکہ ڈاکٹر بدرالدین احمد متوفی عدالت ہذا میں گذاری ہے لہذا ہر خاص و عام کو بذریعہ تحریر ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ جس صاحب کو کوئی عذر بابت درخواست مذکور ہو بتاریخ ۶۲/۷ اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت ہذا آکر پیش کرے ۔

آج بتاریخ ۱۱ ماہ اکتوبر ۱۹۶۲ء بہ ثبت مہر عدالت و دستخط ہمارے کے جاری کیا گیا ۔

(مہر عدالت) دستخط حاکم

## کیورٹیو (CURATIVE)

زکام بخار ۔ کھانسی ۔ ذات الریہ نمونیہ سردرد گلے کی خرابی اور ہر نئے مرض کا فوری اور شافی علاج قیمت فی پیکٹ (چار خوراک) ۱۳ پیسے بڑی شیشی ۲/۵۰ چھوٹی شیشی ۱/۵۰ ۔ ڈاکٹر راجہ ہومیو ایجنڈ پکنی ربوہ
کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ کرشن نگر ۔ لاہور

### نور آملہ

سر اور بالوں کے لئے مقوی سفوف ہے جس کے سر دھونے سے بال گرنے بند ہو جاتے ہیں بال لمبے اور نرم ہوتے ہیں سکری بالکل دور ہو جاتی ہے قیمت ڈیڑھ روپیہ

### نور کاجل

آنکھوں کو خوبصورت اور چمکدار بناتا ہے آنکھوں کی متعدد بیماریوں کا بہترین علاج ہے
بچوں عورتوں اور مردوں کی آنکھوں کے لئے مفید ترین سرمہ ہے
قیمت سوا روپیہ ۔ دس آنہ

### نور ابٹنہ

حسن کا نکھار اور دلہن کا سنگھار چہرہ کے کیل چھائیوں اور بدنما داغوں مہاسوں اور مہین بالوں کو دور کرنے کیلئے مفید ہے قیمت ڈیڑھ روپیہ

### اکسیر معدہ

پیٹ درد اور بدہضمی دور کرتا ہے بھوک لگاتا اور ہضم کی اصلاح کرتا ہے ۔
فی شیشی دس آنہ

### شفا پائیوریا

مسوڑھوں کے درد ورم اور پیپ کو دور کرتا ہے دانتوں کو مضبوط اور صاف کرتا ہے فی شیشی بارہ آنہ

**خورشید یونانی دواخانہ گول بازار ربوہ**

## اعلان برائے کرایہ دوکانات

اعلان کیا جاتا ہے کہ دفتر ایم این سنڈیکیٹ کے پاس گولبازار ربوہ میں متعدد دوکانات کرایہ کے لئے خالی ہیں کرایہ پر لینے والے احباب دفتر ایم این سنڈیکیٹ میں آکر معلومات حاصل فرمالیں دوکانات بڑے اچھے موقع پر ہیں کاروبار بہت اچھا چلنے کا امکان ہے ،

خاکسار مرزا رفیق احمد ۔ ربوہ

**ہمدرد نسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس انیس ۱۹ روپے**

# ہدایات

۱۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ دفتر ہذا سے خط وکتابت کرتے وقت یا خزانہ میں قیمت اخبار جمع کراتے وقت یا منی آرڈر بھجواتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

۲۔ نئے خریدار نیا اخبار خطبہ نمبر یا روزانہ کے ضرور تحریر فرمایا کریں۔

۳۔ جس پتہ پر اخبار جاری کروانا ہو وہ صاف ستھرا تحریر کریں اور انگریزی پتہ کی صورت میں کیپٹل حروف میں لکھیں جائیں تو زیادہ بہتر ہوگا

۴۔ وی قیمت اخبار ختم ہونے سے دس روز قبل کیا جاتا ہے اور واپس آجانے پر پرچہ بند کر دیا جاتا ہے احباب نوٹ فرمالیں (مینیجر الفضل)


# کتاب "ربوہ" شائع ہوگئی

## ابواب کی فہرست درج ذیل ہے

باب ۱۔ احمدیت کا تعارف
" ۲۔ داغِ ہجرت
" ۳۔ نیا مرکز
" ۴۔ ربوہ کی آبادی
" ۵۔ محلہ جات و دیگر کوائف
" ۶۔ مساجد
" ۷۔ جماعتی دفاتر
" ۸۔ تعلیمی ادارے
" ۹۔ علم و عمل
" ۱۰۔ تربیتی ادارے
باب ۱۱۔ اشاعتی ادارے
" ۱۲۔ اخبارات و رسائل
" ۱۳۔ اجتماعات
" ۱۴۔ چند اہم واقعات
" ۱۵۔ نمایاں شخصیتیں
" ۱۶۔ ربوہ کا روحانی مقام
" ۱۷۔ منظومات
" ۱۸۔ کہتی ہے ہم کو خلق خدا غائبانہ کیا
" ۱۹۔ ضمیمہ جات
" ۲۰۔ کتاب ہذا کے متعلق چند آراء

کتاب کا حجم ۴۶۲ صفحے جس میں ۹۶ صفحے تصاویر کے بھی شامل ہیں
قیمت کاغذ درجہ اول:۔ ساڑھے چار روپے مجلد
قیمت کاغذ درجہ دوم:۔ ساڑھے تین روپے مجلد
حسب ذیل مقامات سے کتاب دستیاب ہوسکتی ہے
۱۔ افضل برادرز گول بازار ربوہ ٭ ۲۔ مون لائٹ سٹور گول بازار ربوہ
وی پی کیلئے مندرجہ ذیل پتہ پر خط وکتابت کریں
کیپٹن ملک خادم حسین۔ فیکٹری ایریا ربوہ ضلع جھنگ

فون نمبر ۲۲۵۔ تار کا پتہ مبشر پراپرٹی سیالکوٹ شہر

# یونٹ۔ کلیم

اور

## جائداد کی خرید و فروخت کیلئے

## مبشر پراپرٹی ڈیلر

سالکوٹ شہر کو یاد رکھیں

# دانتوں کا ہسپتال

یہاں پر بغیر درد کے دانت نکالے جاتے ہیں اور سونے چاندی کی کھوڑیں بھری جاتی ہیں عمدہ جدید طریقہ سے مصنوعی دانت تیار کئے جاتے ہیں اور دانتوں کی صفائی کی جاتی ہے۔ بینظیر منجن جو کہ دانتوں کا محافظ ہے ۸ روپیہ میں مل سکتا ہے

شیخ سعادت محمود طارق ڈینٹسٹ غلہ منڈی ربوہ

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ

# ہر شخص کی خواہش ہے

کہ اسے ادب اور احترام سے مخاطب کیا جائے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہم جب اپنے خالق اور مالک کا نام اپنی زبان پر لائیں یا لکھیں تو اس کے ادب اور احترام کو مدنظر رکھیں اور اسے اللہ تعالیٰ نے خدا تعالیٰ یا رب العزت یاد کریں اس میں بہت بڑی برکات ہیں اور یہ میرا ذاتی تجربہ ہے پاکستان کے تمام اخباروں کو اپیل کی جاتی ہے کہ وہ بھی اس امر کو ملحوظ رکھا کریں اور دوست بھی ایکدوسرے کو اس کی تلقین کرتے رہیں

خاکسار میاں سراج الدین والی ایم سی اے بلڈنگ مال روڈ لاہور

# قومی صنعت کو فروغ دیجئے

## GERMNOX

جراثیم کش بدبو کو دور کرنے والا بہترین فینائل بازار کی ایک گیلن عام فینائل سے "جرم ناکس" کی ایک پونڈ کی بوتل زیادہ طاقت رکھتی ہے ہر قسم کی بیماریوں سے بچنے کیلئے یہ بہترین فینائل گھر کی صفائی کیلئے باقاعدہ استعمال کیجئے۔ اپنے شہر کے دوکاندار سے چھ آونس اور پونڈ کی بوتل میں حاصل کیجئے۔

فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ ربوہ

ٹائم ٹیبل اڈہ۔ ربوہ

# طارق ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ ربوہ

| نمبر شمار | ربوہ تا لاہور | ربوہ تا خوشاب | ربوہ تا گوجرانوالہ | گوجرانوالہ تا ربوہ |
|---|---|---|---|---|
| ۱ | ۵ | ۷ - ۴۵ | ۶ - ۱۵ | ۹ - ۰۰ بھیرہ کیلئے |
| ۲ | ۷ — ۳۰ | ۳۰ — اڈہ یاخال | ۱۱ — ۰۰ | ۲ — ۰۰ جوہرآباد |
| ۳ | ۱۰ — ۳۰ | ۲ — ۴۵ | ۴ — ۰۰ | ۷ — ۰۰ بھیرہ کیلئے |
| ۴ | ۱۲ — ۱۵ | ۵ — ۴۵ | بکنگ کیلئے پندرہ منٹ پہلے تشریف لاویں۔ (اڈہ انچارج) | |
| ۵ | ۳ — ۱۵ | ۷ — ۴۵ | | |
| ۶ | ۶ — ۱۵ | ۱۰ — ۳۰ | | |

اڈہ انچارج طارق ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ ربوہ

# مقصد زندگی و احکام ربانی

اسّی صفحہ کا رسالہ۔ کارڈ آنے پر۔ مفت

عبداللہ الٰہ دین سکندرآباد دکن

# ضرورت ہے

ایم این سنڈیکیٹ کے لئے دو تجربہ کار مالیوں کی ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب اپنی درخواستیں پریذیڈنٹ یا امیر جماعت کی تصدیق کے ساتھ جلد از جلد بھجوا دیں۔

مرزا رفیق احمد ایم این سنڈیکیٹ ربوہ

# کمیونسٹ چین لداخ میں ٹینک لے آیا، بھارتی فوجوں کے قبضہ سے گیارہ چوکیاں نکل گئیں

## مشرقی سرحد پر گھمسان کی جنگ، چینی فوجوں نے دو اور چوکیوں اور ایک درے پر قبضہ کر لیا

نئی دہلی ۲۳ اکتوبر چینیوں نے لداخ کے علاقے میں ٹینک استعمال کرنے شروع کر دئے ہیں اور بھارتی فوجوں نے گیارہ چوکیاں خالی کر دی ہیں۔ دونوں جانب بھاری جانی نقصان ہوا ہے۔ شمالی مشرقی سرحدی ایجنسی کے علاقہ میں گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے اور وہاں بھی بھارتی فوجیں دو اور چوکیوں اور ایک درے سے پسپا ہو گئی ہیں۔ چینی فوجیں بھوٹان کی سرحد کی جانب تیزی سے بڑھ رہی ہیں۔ چین نے اعلان کیا ہے کہ وہ بھوٹان پر حملہ نہیں کرے گا۔ امریکہ نے چینی پیش قدمی پر گہری تشویش ظاہر کی ہے اور کہا ہے کہ اگر بھارت نے سامان جنگ کی خرید کی خواہش کی۔ تو اس پر ہمدردی سے غور کیا جائے گا۔ بھارتی حکومت کے ایک اعلان کے مطابق چینی فوجوں نے برما کی سرحد کے قریب بھی ایک بھارتی چوکی پر زبردست حملہ کر دیا ہے۔ وزیر اعظم پنڈت نہرو نے بھارتی باشندوں سے کہا ہے کہ وہ چین سے ایک طویل جنگ کے لئے تیار ہو جائیں۔ فتح آخر میں ہماری ہی ہوگی۔

بھارتی وزارت دفاع کے ایک ترجمان نے کل نئی دہلی میں بتایا کہ کمیونسٹ چین لداخ کے علاقہ میں ٹینک لے آیا ہے۔ اور بھارتی فوجوں کو مجبوراً آٹھ چوکیاں خالی کرنی پڑی ہیں۔ ترجمان نے مزید بتایا کہ چینی فوجوں نے شمال مشرقی سرحدی ایجنسی کے نئے علاقوں میں بھی بھارتی چوکیوں پر حملے کرنے شروع کر دئے ہیں۔ دوارالحکومت کے سرکاری حلقوں نے بتایا ہے کہ بھارتی فوجیں بھوٹان اور تبت کے درمیان آگے بڑھنے والی فوجوں کو روکنے کے لئے زبردست جنگ کر رہی ہیں باخبر مبصرین کا کہنا ہے کہ چینی فوجوں کی تعداد بہت زیادہ ہے اور بھارتیوں کی نسبت ان کی پوزیشن بھی بہتر ہے۔ وزیر دفاع مسٹر کرشنا مینن نے خیال ظاہر کیا ہے کہ چینی فوجوں کی تعداد ایک ڈویژن سے زیادہ ہے۔ سرکاری طور پر بھارتی فوجوں کی تعداد نہیں بتائی گئی ہے۔ لیکن مبصرین کا خیال ہے کہ سپلائی کی مشکلات کے پیش نظر یہ تعداد ڈیڑھ دو بٹالین سے زیادہ نہیں ہو سکتی۔ ان مبصرین کا خیال ہے کہ چین بھوٹان کی سرحد تک کے علاقہ پر قبضہ کرنا چاہتا ہے۔ اس سے چینی دفاعی خط مضبوط ہو جائے گا۔ اور اسے دریائے نامیا ہانگ کی وادی پر بھی کنٹرول حاصل ہو جائے گا۔

یونائیٹڈ خبر رساں ایجنسی نے خبر دی ہے کہ چینی فوجوں نے مشرقی علاقہ میں جوابی حملہ کر کے بھارتی فوجوں کے قبضہ سے کئی چوکیاں اور ایک درہ چھڑا لیا ہے۔ ایجنسی نے بتایا کہ بھارتی فوجوں نے کل چینی سرحدی محافظوں پر زبردست حملہ شروع کر دیا۔ چنانچہ چینی محافظوں کو بھی جوابی فائرنگ پر مجبور ہونا پڑا۔

سرحدی علاقوں سے تازہ ترین خبروں کے مطابق کل صبح سے مشرقی لداخ اور شمالی مشرقی سرحدی ایجنسی کے علاقہ میں چینی اور بھارتی سرحدی دستوں کے درمیان زبردست جنگ ہو رہی ہے بھاری بمباری کے باوجود چینی فوجیں برابر آگے بڑھ رہی ہیں۔ شمالی مشرقی سرحدی ایجنسی کے ڈھولا علاقہ میں بھارتی فوجیں نئے سرے سے منظم ہو رہی ہیں۔

## اردن، معزول امام یمن کو ہر امکانی امداد دیگا

قاہرہ ۲۳ اکتوبر خبر ملی ہے کہ اردن اور سعودی عرب کی فوجیں معزول امام کی حکومت بحال کرنے کی غرض سے یمن پر منظم حملہ کرنے کے لئے سرحد پر جمع ہو رہی ہیں۔ شاہی فوجوں نے دعویٰ کیا ہے کہ انہوں نے مآرب کے شہر پر قبضہ کر لیا ہے ایک خبر کے مطابق یمن کی انقلابی حکومت کے ایک طیارے نے آج ایک ہمسایہ ریاست کے ایک شہر پر بمباری کی۔ اردن کے شاہ حسین نے اعلان کیا کہ ان کی حکومت معزول امام کو ہر امکانی امداد دے گی۔ مشرق وسطی خبر رساں ایجنسی نے یمن کے دارالحکومت سے خبر دی ہے کہ یمنی فوج مآرب کے سرحدی شہر کی جانب بڑھ رہی ہے اور کل تک اس پر قبضہ کر لیگی اس شہر پر عبیدہ قبائلیوں کا قبضہ ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ان قبائلیوں نے یمنی حکومت سے مذاکرات شروع کئے تھے۔ لیکن پھر یہ مذاکرات اچانک ٹوٹ گئے۔ جس پر یمنی فوج کو مآرب کی جانب کوچ کرنے کا حکم دیا گیا۔ کل صنعا میں بریگیڈیئر عبداللہ السلال کی زیر صدارت انقلابی کونسل کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں سرحدوں کی صورت حال پر غور کیا گیا۔ کونسل نے دشمن کے ان دستوں کو ختم کرنے کا فیصلہ کیا جو یمنی سرحدوں کے اندر گھس آئے ہیں۔

## ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو مورخہ ۵ اکتوبر ۱۹۶۲ء بروز جمعۃ المبارک دو لڑکیوں کے بعد پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام مبارک احمد تجویز کیا گیا ہے وہ میاں غلام رسول صاحب کا پوتا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو اپنے فضل سے صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے اور اسے نیک اور خادم دین بنائے۔ آمین۔

(بشارت الرحمن طاہر ربوہ)

# سالانہ اجتماع انصار اللہ میں شمولیت کا اجازت نامہ

انصار اللہ کے سالانہ اجتماع میں شمولیت کے لئے اجازت نامہ (ٹکٹ) ضروری ہوتا ہے۔ بیرونجات اور ربوہ کے دوستوں کی سہولت کے لئے یہ انتظام کیا گیا ہے کہ:-

۱- مجالس مقامی انصار اللہ کے جملہ اراکین کو ٹکٹ اپنی اپنی مجالس کے زعماء کے توسط سے مل سکیں گے۔ تمام اراکین کے ٹکٹ تیار کر کے زعماء انصار اللہ کو پہنچا دئے گئے ہیں۔ دوست اپنے زعیم سے مل کر ٹکٹ حاصل کر لیں۔

۲- اجتماع سے قبل ٹکٹ لینے والے دوستوں کے ہجوم کو کم کرنے کے لئے دفتر مرکزیہ انصار اللہ میں جمعہ کے روز صبح ۸ بجے سے ایک بجے تک ٹکٹ دینے کا انتظام ہوگا۔ مقامی زائرین اور بیرونجات سے تشریف لانے والے انصار اراکین اور نمائندگان جمعہ کے روز نماز جمعہ سے قبل کسی وقت بھی ٹکٹ حاصل کر سکتے ہیں۔

۳- جمعرات کے دن بھی دفتر کے اوقات میں ٹکٹ حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

(منتظم تقسیم ٹکٹ سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

# مرکز سلسلہ میں کارکنان درجہ اوّل کی ضرورت

صدر انجمن احمدیہ میں کارکن درجہ اوّل کی آسامیوں کے لئے گریجوایٹ امیدواروں کی درخواستیں مطلوب ہیں۔ گریڈ ۸۵-۵-۱۰۰-۶-۱۳۰/۸-۱۷۰/۱۰-۲۲۰۔ ابتدائی تنخواہ یکمشت کم از کم تیس روپے ماہوار۔ مہنگائی الاؤنس اس کے علاوہ ہے۔ اچھا کام کرنے والے گریجوایٹ کارکنان کے لئے گریڈ کے اختتام سے پہلے ہی آئندہ ترقی کے بہت مواقع ہیں۔ خدمت سلسلہ کا شوق رکھنے والے نوجوان نظارت دیوان میں درخواستیں بھجوا دیں۔ درخواست کے ساتھ میٹرک کے سرٹیفکیٹ اور بی۔ اے کی سند کی نقول شامل کی جائیں۔ اس کے علاوہ متعلقہ امیر ضلع کی رپورٹ سابقہ چال چلن اخلاق و دیانت کے متعلق بھی شامل کی جائے۔ (ناظر دیوان)

# جامعہ نصرت ربوہ کی طالبات کی نمایاں کامیابی

علمی حلقوں میں یہ خبر مسرت سے سنی جائے گی کہ محکمہ تعلیم کی اطلاع کے مطابق اس سال ایف اے کے امتحان میں جامعہ نصرت کی پانچ طالبات نے وظائف حاصل کئے ہیں۔ ان طالبات کے نام یہ ہیں

۱- قانتہ فردوس۔ ۲- قانتہ اعظم - ۳- قانتہ شاہدہ - ۴- امۃ الباسط

۵- ناصرہ مرزا -

دعا ہے کہ یہ نمایاں کامیابی اور اعزاز طالبات، سٹاف اور ادارے کے لئے بابرکت ثابت ہو اور جامعہ نصرت کی روایات میں روز افزوں ترقی کا موجب بنے۔ آمین۔

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

# غرباء کی امداد اور احباب جماعت کا فرض

مرکز سلسلہ احمدیہ ربوہ میں بہت سے یتامیٰ، بیوگان اور غرباء رہتے ہیں۔ ان کی وقتاً فوقتاً مناسب امداد کی جاتی ہے۔ میں مخیر اور ذی استطاعت احباب سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ حسب سابق ان غرباء کو یاد رکھیں اور نئے یا مستعمل گرم یا سرد پارچات سے ان کی مدد کریں۔ اگر کمبل یا گرم کوٹ بھجوا سکیں تو زیادہ مفید ہوگا۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

## درخواست دعا

خاکسار کے بڑے بھائی مکرم چوہدری شہاب الدین صاحب کی اہلیہ صاحبہ عرصہ چار ماہ سے متواتر بیمار چلی آ رہی ہیں۔ کافی علاج معالجے کے باوجود ابھی تک مرض کا پتہ نہیں چل سکا۔ اب میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ احباب کی خدمت میں خاص دعا کی درخواست ہے۔

ناصر احمد (باجوہ) کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴